السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ سورۃ النساء ۱۵۷ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ کوئی غیر آدمی مسیحؑ کی شکل میں تبدیل ہوگیا۔ جس کو دار پر کھینچا گیا۔ اور اسی اثناء میں مسیحؑ آسمان پر اٹھالیئے گئے۔ اس کے متعلقسوالات زیل کا جواب مطلوب ہے۔

1۔ رفع آسمانی کی عینی شہادت کیا ہے؟

2۔ اس بات کا نقلی ثبوت کیا ہے۔ کہ مسیحؑ کی جگہ کوئی مصلوب ہوا۔ ایک کافر مردود روح اللہ کی شبیہ کیسے بن سکتا ہے۔ اگر ہو تو اس نے ہیرودیس اور پلاطوس حضور کیوں عذر نہ کیا۔ کہ میں عیسیٰؑ نہیں ہوں۔ کیا اس کا دل زبان حواس سب تبدیل ہوگئے تھے۔

3۔ کیا فرضی مصلوب آسمان سے یہ حکم نازل ہوا تھا۔ یا اسی مجمع میں کوئی تھا۔ تو اس کا نام کیا تھا۔ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قائلین وفات اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ بھی قابل ترک نہیں وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۔ رفع کا عینی گواہ خود قائل قرآن اور فاعل مختار ہے۔

تشریح

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ عیسیٰؑ موعود میں ہوں اور وہ عیسیٰؑ مرگئے سوایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ یا مومن اور جو ایسے شخص کا معتقد ہو وہ کیسا ہے؟

الجواب۔ جو شخص اپنے کو عیسیٰؑ موعود کہتا ہے۔ اور عیسیٰؑ کی موت کا قائل ہے۔ وہ بڑا دجال ہے۔ کذاب۔ منکر قرآن وحدیث متواترہ کا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۱۵۹ سورۃ النساء

کماقال ابن عباس وابوہریرہ۔ وغیرہما رضوان اللہ عنہم اجمعین من السلف وھوالظاہر۔ کمافی تفسیر ابن کثیر وفتح القدیر الشوکانی ھکذافی الفتح۔ یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ عیسیٰؑ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ احادیث صحیح صریحہ سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ میں شام میں ان کا ظہور ہوگا دجال کو قتل کریں گے۔ لوگو ںکو اس کے شر فساد س بچا دیں گے۔ ان کی دعا سے یاجوج ماجوج کی قوم ہلاک ہوگی۔ ان کے ہاتھ سے شر وفساد کا دروازہ بند ہوجائے گا۔ جمیع اقوام یہود ونصاریٰ وغیرہا سلام قبول کریں گے۔ عدل وانصاف سے سارا زمانہ معمور ہوجائے گا۔ سات برس تک یہی حالت رہے گی پھر آپ دنیا سے رحلت فرمالیں گے۔ یہ قصہ تمام کتب احادیث وعقائد میں مرقوم ہے۔ اور اس پر تمام اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے۔ ہاں بعض فرقہ ھنالہ نے احادیث نزول عیسیٰؑ کو انا خاتم النبین سے منسوخ سمجھا۔ اور تناقض خیال کرکے جملہ احادیث صحاح کو رد کیا۔ ان کی اس سوء فہمی نے انھیں چاہ ضلالت میں ڈالا۔ فی الحیققت کوئی تناقض نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور جو حضرت عیسیٰؑ کا نزول آخر زمانہ میں ہوگا۔ وہ مستقل یا جدید شریعت کے ساتھ نہیں ہوگا۔ بالجملہ جمیع اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ اور جو شخص ان کی حیات کا منکر اور مثل یہود مردود کے قتل ہونے کا یا خود بخود فوت ہونے کا قائل ہو۔ اور اپنے آپ کو عیسیٰؑ کہتا ہو۔ ایسے شخص کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ اور جو شخص ایسے اعتقاد والے کا پیرو ہو وہ بھی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ حررہ عبد الحفیظ عفی عنہ۔ 30 رجب 1317 ہجری (فتاویٰ نزیہ جلد اول ص 4 تا 5 (سید محمد نزیر حسین دہلوی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری